خلافت

پروگرام نمبر :10
اکتوبر 2024ء

قیادت تربیت

عافیت کا حصار

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ

اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا۔(النور:56)

پروگرام تربیتی جلسہ مجلس انصار اللہ

خصوصی ہدایات

ہر مجلس میں ہر سطح پر تربیتی جلسہ منعقد کرنا ضروری ہے۔عند الضرورت گھروں میں بھی جلسہ کا یہ پروگرام منعقد کیا جا سکتا ہے۔اس کے لئے قیادت تربیت مجلس انصار اللہ بھارت کی طرف سے تیار کردہ پروگرام حسبِ سابق آپ کو بھجوایا جا رہا ہے۔سب انصار کو جمع کر کے کم از کم اسی کو ہی سنایا جائے۔اگر اس سے بہتر طریق پر یہ جلسہ منعقد کر سکتے ہیں تو اس کی بھی اجازت ہے۔جلسہ کا اہتمام بہر حال ضروری ہے۔پروگرام کے بعد اپنی رپورٹ ضرور بھجوائیں۔جزاکم اللہ۔

صدر مجلس انصار اللہ بھارت

TARBIYYATI MEETING MATERIALS

PROGRAMME No. : 10 Oct 2024

از طرف: قیادت تربیت مجلس انصار اللہ بھارت

From : Qiyadat Tarbiyyat Majlis Ansarullah Bharat

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پروگرام تربیتی جلسہ

مجلس انصاراللہ.................................ضلع..............................صوبہ.....................

بتاریخ:.....................بروز........................

زیرصدارت مکرم :

تلاوت	
عہد	
نظم	
درس حدیث	
ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ	
ارشاد حضور انور ایدہ اللہ	
نظم	
تقریر	
صدارتی تقریر	
دعا	

حاضری:

انصار :	دیگر حاضرین :

(پروگرام کے بعد صفحہ ھذا فوٹو/سکین کر کے ضرور مرکز میں بھجوادیں۔ جزاکم اللہ)

تلاوت کلام پاک

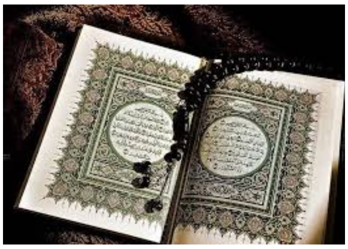

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (البقرۃ 149) لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ○ (النسآء 115) وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○ (الاحقاف 16)

ترجمہ

اور ہر ایک کے لئے ایک مطمحِ نظر ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے۔پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تمہیں اکٹھا کرکے لے آئے گا۔یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔ان کے اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی بھلائی کی بات نہیں۔سوائے اس کے کہ کوئی صدقہ یا معروف کی یا لوگوں کے درمیان اصلاح کی تلقین کرے۔اور جو بھی اللہ کی رضا حاصل کرنے کی خواہش میں ایسا کرتا ہے تو ضرور ہم اسے ایک بڑا اَجر عطا کریں گے۔اور ہم نے انسان کو تاکیدی نصیحت کی کہ اپنے والدین سے احسان کرے۔اسے اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اٹھائے رکھا اور تکلیف ہی کے ساتھ اُسے جنم دیا۔اور اُس کے حمل اور دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے ہے۔یہاں تک کہ جب وہ اپنی پختگی کی عمر کو پہنچا اور چالیس سال کا ہو گیا تو اس نے کہا اے میرے ربّ! مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کرسکوں جو تُو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جن سے تُو راضی ہو اور میرے لئے میری ذرّیّت کی بھی اصلاح کردے۔یقیناً میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

خلافت اور اجتماعات کے غرض و غائت

یہ بھی یاد رکھیں کہ ہمارے اجتماعات کا ایک نہایت اہم مقصد خلافت کی برکات کا تذکرہ کرنا اور احباب جماعت کے دلوں میں خلافت سے تعلق اور وفا کو مزید اجاگر اور راسخ کرنے کی کوشش کرنا ہے۔خلافت بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان انعام ہے جو آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت کو عطا ہوا ہے۔اس لئے ہم سب کا یہ فرض بنتا ہے کہ اس حبل اللہ کو مضبوطی کے ساتھ تھام لیں۔ (پیغام برموقع سالانہ ملکی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2022ء)

عہد انصاراللہ

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ

وَ اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت

اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انشاءاللہ تعالیٰ

آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا۔ اور اس کے لئے

بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا

نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

یہ عہد مجلس کے ہر پروگرام کے افتتاح/اختتام پر دہرانا ضروری ہے۔
مجلس میں عہدے کے لحاظ سے اعلیٰ عہدیدار عہد دہرائے گا۔

پاکیزہ منظوم کلام سیدنا حضرت مصلح موعودؓ

فرشتوں سے مل کر اُڑو تم ہوا میں

(ازکلام محمود)

کرو جان قربان راہِ خدا میں	بڑھاؤ قدم تم طریقِ وفا میں
فرشتوں سے مل کر اُڑو تم ہوا میں	مہک جائے خوشبوئے ایماں فضا میں
ہوا کیا کہ دشمن ہے ابلیس پیارو	خدا نے نوازا ہے ہر دو سرا میں
ہے قرآں میں جو سرور اور لذت	نہ ہے مثنوی میں نہ بانگِ درا میں
محبت رہے زندہ تیرے ہی دم سے	تو مشہورِ عالم ہو مِہر و وفا میں
خدا کی نظر میں رہے تُو ہمیشہ	ہو مشغول دل تیرا ذکرِ خدا میں
تجھے غیر کے غم میں مرنے کی عادت	مہارت ہے غیروں کو جوروجفا میں
مساواتِ اسلام قائم کرو تم	رہے فرق باقی نہ شاہ و گدا میں

درس حدیث

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ،
اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ،

هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ

رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ. قَالَ: فَيَقُولُ: وَلَهُ غَفَرْتُ

هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالی کے بعض عالی مرتبہ ملائکہ اُن انسانوں کی تلاش میں گھومتے رہتے ہیں جو ذکر الٰہی کے لیے مجلسوں میں جمع ہوتے ہیں۔ مجلس برخواست ہونے پر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اس نیک مجلس کا ذکر کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے آقا ان میں سے ایک آدمی تو سخت گناہ گار ہے وہ تو اس (مجلس) کے پاس سے گزر رہا تھا اور ان کے پاس چند لمحوں کے لئے بیٹھ گیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کو بھی میں نے معاف کیا وہ میرے رحم و کرم کے ایسے مستحق ہیں کہ جو ان کی مجلس میں شریک ہو گیا وہ بھی میری بخشش سے محروم نہیں رہا۔ (مسلم کتاب الذکر باب فضل مجالس الذکر)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ فرماتے ہیں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ تمثیل کے طور پر خدا کا ذکر کرنے والوں کے بعض واقعات بیان فرمائے۔ ایک دفعہ نہیں بلکہ بار بار آپ نے ایسے واقعات بیان فرمائے جن میں سے ایک بات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کے فرشتے دنیا کے حالات کے متعلق جو کچھ دنیا میں گزر رہا ہے ریکارڈ رکھتے ہیں۔ اور یہ ریکارڈ ملاء اعلیٰ میں خدا کے حضور پیش کیا جاتا ہے ایسے ہی ایک مامور فرشتے نے خدا سے عرض کیا کہ اے خدا! فلاں وقت فلاں جگہ کچھ لوگ خالصۃً اس لئے اکٹھے ہوئے تھے کہ تیرا ذکر کریں۔ اور جب تک میں ان کی نگرانی کرتا رہا وہ تیرے ہی ذکر میں اور تیری ہی محبت کی باتوں میں مشغول رہے یہ بات جب اس نے پیش کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے ان کے سارے گناہ بخش دیئے۔ اور میں انہیں مغفرت کی خوشخبری دیتا ہوں۔ اور جنت کی خوشخبری دیتا ہوں۔ اس پر اس پیش کرنے والے فرشتے نے عرض کیا کہ اے خدا! اس مجلس میں کچھ ایسے لوگ بھی شامل ہو گئے تھے جو مسافر تھے ایک مجلس دیکھ کر وہاں رک گئے۔ اور ستانے کے لئے ٹھہر گئے ان کا مقصد ذکر الٰہی نہیں تھا کیا وہ بھی اس خوشخبری میں شامل ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں وہ بھی کیونکہ وہ لوگ جو میرا ذکر کرتے ہیں ان کے پاس آنے والے بھی ان کی برکتیں پا جاتے ہیں۔ ان کے قریب بیٹھنے والے بھی برکتوں سے محروم نہیں رہتے۔ اس کے نتیجہ میں کے لوگ جب اس حدیث کو سنتے ہیں۔ تو یہ خیال کر لیتے ہیں کہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے لیکن اس حدیث میں جو پیغام گئی ہے اس پیغام کو نہیں سمجھ سکتے۔ پیغام یہ ہے کہ اگر تم واقعی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے ہو اور واقعۃً اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو ہمیشہ تمہارا فیض تمہارے ساتھیوں کو پہنچتا رہنا چاہیے۔ (مشعل راہ، جلد 3 ص 315، 316)

❀❀❀

میرے پیارو! میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخو!

اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی اپنا آرام اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اُسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے لیکن میں اس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کر سکتا تا کہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں۔ میرا دوست کون ہے؟ اور میرا عزیز کون؟ وہی جو مجھے پہچانتا ہے۔ مجھے کون پہنچانتا ہے؟ صرف وہی جو مجھ پر یقین رکھتا ہے کہ میں بھیجا گیا ہوں۔ اور مجھے اُس طرح قبول کرتا ہے جس طرح وہ لوگ قبول کئے جاتے ہیں جو بھیجے گئے ہوں۔ دنیا مجھے قبول نہیں کر سکتی کیونکہ میں دنیا میں سے نہیں ہوں۔ مگر جن کی فطرت کو اُس عالم کا حصّہ دیا گیا ہے وہ مجھے قبول کرتے ہیں اور کریں گے۔ جو مجھے چھوڑتا ہے وہ اُس کو چھوڑتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جو مجھ سے پیوند کرتا ہے وہ اُس سے کرتا ہے جس کی طرف سے میں آیا ہوں میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اُس روشنی سے حصّہ لے گا مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دُور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا۔ اس زمانہ کا حِصنِ حصین مَیں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزّاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دُور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے! اور اُس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔ مجھ میں کون داخل ہوتا ہے؟ وہی جو بدی کو چھوڑتا اور نیکی کو اختیار کرتا ہے اور کجی کو چھوڑتا اور راستی پر قدم مارتا ہے اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتا اور خدا تعالیٰ کا ایک بندۂ مطیع بن جاتا ہے۔ ہر ایک جو ایسا کرتا ہے وہ مجھ میں ہے اور مَیں اُس میں ہوں۔ مگر ایسا کرنے پر فقط وہی قادر ہوتا ہے جس کو خدا تعالیٰ نفس مزکی کے سایہ میں ڈال دیتا ہے۔ تب وہ اُس کے نفس کی دوزخ کے اندر اپنا پیر رکھ دیتا ہے تو وہ ایسا ٹھنڈا ہو جاتا ہے کہ گویا اُس میں کبھی آگ نہیں تھی۔ تب وہ ترقی پر ترقی کرتا ہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی روح اُس میں سکونت کرتی ہے اور ایک تجلّی خاص کے ساتھ رَبُّ العالَمین کا استویٰ اس کے دل پر ہوتا ہے تب پورانی انسانیت اس کی جل کر ایک نئی اور پاک انسانیت اُس کو عطا کی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ بھی ایک نیا خدا ہو کر نئے اور خاص طور پر اُس سے تعلق پکڑتا ہے اور بہشتی زندگی کا تمام پاک سامان اسی عالم میں اُس کو مل جاتا ہے۔ اِس جگہ مَیں اس بات کے اظہار اور اس کے شکر کے ادا کرنے کے بغیر رہ نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ میرے ساتھ تعلق اخوت پکڑنے والے اور اس سلسلہ میں داخل ہونیوالے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے محبت اور اخلاص کے رنگ سے ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں۔ نہ مَیں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔ (فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 34)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز :

ہمارے نمونے ہی ہیں جو ہمارے بچوں کے لیے بھی رہنما ہوں گے!

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد میں ترقی کے ساتھ مجلس انصاراللہ کی بھی ترقی ہو رہی ہے اور اعداد و شمار کے مطابق مختلف پروگراموں میں اور مختلف ایکٹویٹیز میں مجلس انصاراللہ کے ممبران کی نمائندگی بھی بڑھ کر نظر آتی ہے لیکن ان تمام باتوں کے ساتھ انصاراللہ کو یا مجلس انصاراللہ کے ممبران کو جو حقیقی جائزہ اپنا لینا چاہیے وہ اس پر لینا چاہیے کہ کیا ہم انصاراللہ کہلاتے ہوئے اپنی زندگیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ جب تک ہم ایک فکر کے ساتھ اس بات کی تلاش نہیں کریں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کی روشنی میں جو حقیقتاً قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے اپنا لائحہ عمل ترتیب دے کر بار بار اس کا جائزہ نہیں لیں گے ہم اپنی زندگیاں اس تعلیم کی روشنی میں ڈھال نہیں سکتے۔

یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ بار بار ہمارے سامنے ایک ہی طرح کی بعض باتیں دہرائی جاتی ہیں۔ بعض دفعہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض حوالے بار بار پیش کرتا ہوں۔ اس سے شاید کوئی یہ خیال کرے بلکہ بعض یہ خیال کرتے بھی ہیں کہ کیا ان حوالوں سے باہر ہمیں نکلنا بھی ہے کہ نہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو ہر مضمون پر بے شمار لکھا۔ ہر قسم کے حوالے موجود ہیں۔ قرآن کریم کی ایک تفسیر ہے جو آپؑ کے ارشادات میں ہمیں ملتی ہے، آپؑ کی کتب میں ملتی ہے لیکن بعض باتیں ایسی ہیں جو بنیادی ہیں اور جنہیں بار بار ہمیں اپنے سامنے لاتے رہنا چاہیے۔ میں کہتا ہوں کہ کیا ہم میں سے اسّی فی صد نے ان باتوں پر عمل کرنا شروع کر دیا ہے جو آپ کے سامنے بار بار لائی جاتی ہیں؟ اور اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھال رہے ہیں جو مختلف مواقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی جن کی بار بار ہمیں نصیحت فرمائی اور جو ہمارے سامنے پیش فرمائے؟ یا اسّی فی صد تو بڑی بات ہے ساٹھ فی صد یا پچاس فی صد یا چالیس فی صد بھی اس پر عمل ہو رہا ہے جو ہم باتیں سنتے ہیں کہ ان پر عمل کریں۔ صرف اگر ہم باجماعت نماز کو ہی لے لیں تو وہاں بھی ہمارے معیار جو ہیں بہت پیچھے ہیں بلکہ عہدیداروں کے بھی معیار بہت پیچھے ہیں۔ اگر ہم اپنا جائزہ لیں تو باوجود انصاراللہ کہلانے کے ہماری حالت قابل فکر ہے۔ آپ علیہ السلام تو ہر فردِ جماعت سے اعلیٰ معیار چاہتے ہیں کجا یہ کہ انصاراللہ کہلا کر اس طرف توجہ نہ دیں جو توجہ کا حق ہے۔ ہمارے نمونے ہی ہیں جو نوجوانوں کے لیے بھی صحیح سمت متعین کرنے والے ہوں گے۔ ہمارے نمونے ہی ہیں جو ہمارے بچوں کے لیے بھی رہنما ہوں گے۔ ہمارے نمونے ہی ہیں جو معاشرے میں تبدیلیاں لانے والے ہوں گے۔ (از اختتامی خطاب برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ برطانیہ، مورخہ 15 ستمبر 2019ء)

کلام صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ سلمہا اللہ

رہے گا خلافت کا فیضان جاری!

خدا کا یہ احسان ہے ہم پہ بھاری		کہ جس نے ہے اپنی یہ نعمت اتاری
نہ مایوس ہونا گھٹن ہو نہ طاری		رہے گا خلافت کا فیضان جاری
نبوت کے ہاتھوں جو پودا لگا ہے		خلافت کے سائے میں پھولا پھلا ہے
یہ کرتی ہے اس باغ کی آبیاری		رہے گا خلافت کا فیضان جاری
خلافت سے کوئی بھی ٹکر جو لے گا		وہ ذلّت کی گہرائی میں جا گرے گا
خدا کی یہ سنّت ازل سے ہے جاری		رہے گا خلافت کا فیضان جاری
خدا کا ہے وعدہ خلافت رہے گی		یہ نعمت تمہیں تا قیامت ملے گی
مگر شرط اس کی اطاعت گزاری		رہے گا خلافت کا فیضان جاری

تقریر:

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا خَیْرَ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىھُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَۃٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَیْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ فَسَوْفَ نُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا ○ (النسآء 115)

ان کے اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی بھلائی کی بات نہیں۔سوائے اس کے کہ کوئی صدقہ یا معروف کی یا لوگوں کے درمیان اصلاح کی تلقین کرے۔اور جو بھی اللہ کی رضا حاصل کرنے کی خواہش میں ایسا کرتا ہے تو ضرور ہم اسے ایک بڑا اجر عطا کریں گے۔

واجب الاحترام صدر جلسہ اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے:

کانفرنسوں، مجلسوں اور دعوتوں کے متعلق احکام اور آداب

(آج خاکسار اس پُر رونق مجلس میں بانیٔ تنظیم مجلس انصار اللہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ کی معرکۃ الآراء تصنیف لطیف احمدیت یعنی حقیقی اسلام جس کو 2024ء میں ایک صدی پوری ہو رہی ہے اس میں سے ایک مختصر مضمون بطور تقریر پیش کرنے کی سعادت پا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ اس مضمون سے کماحقہٗ فائدہ اٹھانے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔آمین۔)

آپس کے برادرانہ تعلقات جو خاندانی تعلقات کہلا سکتے ہیں اور جن کی اقسام میں اس وقت بیان کر رہا ہوں ان میں سے ایک قسم مجالس اور دعوتوں کے آداب بھی ہیں۔ برادری کے اکثر کام کانفرنسوں، مجلسوں اور دعوتوں کے ذریعے ہی طے ہوتے ہیں ان اجتماعوں کا انسانی تمدن پر ایک نہایت وسیع اور گہرا اثر پڑتا ہے۔پس میں اس حصہ کے متعلق جو احکام اسلام نے دیئے ہیں ان کو بھی بیان کرنا ضروری خیال کرتا ہوں۔

دعوتوں کے متعلق تو اسلام کے احکام یہ ہیں کہ جو لوگ دعوت میں بلائے جائیں ان کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے دعوت کو قبول کریں کیونکہ دعوت محبت کی زیادتی کے لئے ہوتی ہے اور بے محل انکار محبت کو قطع کرتا ہے۔پھر حکم ہے کہ دعوت کے موقع پر کوئی شخص بن بلائے نہ جائے اور کوئی شخص کسی کے ساتھ چلا جائے تو چاہئے کہ جس کے ساتھ وہ جائے وہ پہلے صاحب خانہ سے اجازت لے لے۔اسی طرح یہ حکم ہے کہ کھانے کے وقت سے پہلے جا کر لوگ نہ بیٹھیں بلکہ مقررہ وقت پر جائیں، کھانے کے وقت صفائی کا خیال رکھیں ہاتھ دھو کر بیٹھیں، حرص کے ساتھ نہ کھائیں اور اپنے آگے سے کھائیں، کھانا کھاتے وقت کھانے کی مذمت نہ کریں نہ اس قسم کی تعریف کریں کہ اس سے رذالت اور خوشامد ٹپکتی ہو، جب کھانا کھا چکیں تو ہاتھ دھوئیں اور دعا کریں جس میں صاحب خانہ اور اس کے رشتہ داروں کے لئے جنہوں نے اس کھانے کے تیار کرنے میں تکلیف اٹھائی تھی اللہ تعالیٰ سے فضل اور برکت طلب کریں۔اگر صاحب خانہ کی طرف سے ایسی کوئی درخواست یا التجا نہ ہو تو وہاں بیٹھے نہ رہیں بلکہ جلد فارغ ہو کر رخصت ہو جاویں۔

کانفرنسوں اور مجالس کے متعلق اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ صرف تین قسم کی انجمنیں اور کانفرنسیں مفید ہو سکتی ہیں۔

اول۔ مَنۡ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ جن انجمنوں کا کام غرباء کی خبر گیری اور حاجتمندوں کی حاجب روائی ہو۔ دوسرے۔ اَوۡ مَعۡرُوۡفٍ جو علوم اور فنون کی تحقیق اور ترویج اور تعلیم اور اشاعت کی غرض سے بنائی گئی ہوں اور تیسرے اَوۡ اِصۡلَاحٍۭ بَيۡنَ النَّاسِ جو فسادوں اور جھگڑوں کے مٹانے کے لئے بنی ہوں خواہ اہلی فسادوں کے دور کرنے کے لئے، خواہ ملکی، خواہ قومی، خواہ بین الاقوامی فسادوں کے دور کرنے کے لئے، خواہ ملکوں یا قوموں کے سیاسی انتظامات چلانے کے لئے کہ وہ بھی اصلاح کا ہی کام کرتے ہیں۔ ان کانفرنسوں اور انجمنوں کے انتظامات کے متعلق اسلام یہ تعلیم دیتا ہے۔

اول جب اس قسم کی کوئی مجلس ہو تو چاہئے کہ سب لوگ اس امر کو مدنظر رکھیں کہ اس جگہ پر بہت سے لوگ جمع ہوں گے اور ایسی جگہوں میں کثرت انفاس سے بُو پیدا ہو جاتی ہے اس کو ہم اور نہ بڑھائیں وہ کوئی بدبودار چیز کھا کر جس سے منہ سے بُو آنے لگتی ہو جیسے پیاز، لہسن وغیرہ یا حقہ اور سگریٹ وغیرہ کی قسم کی چیزیں استعمال کر کے نہ جائیں تا باقی ساتھیوں کو تکلیف نہ ہو۔ دوسرے ایسے موقع پر خوب صفائی کر کے اور نہا دھو کر اور اگر ہو سکے تو خوشبو لگا کر جانا چاہئے تا کہ طبیعت میں نشاط پیدا ہو اور ہوا صاف ہو۔ تیسرے مجلس کا حلقہ بڑا بنا کر بیٹھیں تا ایک دسرے کے تنفّس سے لوگ تکلیف نہ اٹھائیں۔ چوتھے یہ کہ جس کو کوئی متعدی مرض ہو وہ ان جگہوں میں نہ جائے جن میں لوگ جمع ہوتے ہیں کیونکہ اس طرح ان لوگوں کو اس مرض کے لگنے کا خطرہ ہوتا ہے اس حکم کی اس قدر تاکید ہے کہ حضرت عمر نے ایک کوڑھی کو حج بیت اللہ سے روک دیا اور کہا کہ اپنے گھر میں زیادہ بیٹھا کرو اختلاط کی جگہوں میں نہ جایا کرو تا کہ لوگوں کو بیماری نہ لگے۔ پانچویں جب کوئی شخص کلام کرنے کے لئے کھڑا ہو تو لوگوں کو چاہئے کہ اس کی طرف منہ کر کے توجہ سے کلام سنیں اور اس کی بات کو قطع نہ کریں اور دورانِ تقریر میں شور نہ کریں خواہ وہ کس قدر ہی طبیعت کے برخلاف کیوں نہ ہو۔ چھٹے یہ کہ جب بولیں آہستگی اور وقار سے بولیں۔ ایسی طرز پر کلام نہ کریں کہ لوگ سمجھ ہی نہ سکیں۔ ساتویں یہ کہ جب مجلس میں کوئی شخص آجائے تو اس کے لئے جگہ بنا دیں۔ آٹھویں یہ کہ اگر کسی شخص کو کوئی ضرورت پیش آجائے تو وہ اجازت لے کر جائے بلا اجازت صدر وہاں سے باہر نہ نکلے۔ نویں یہ کہ جب کوئی شخص عارضی طور پر جائے اور پھر اس کے واپس آنے کا ارادہ ہو تو اس کی جگہ پر کوئی اور نہ بیٹھے۔ دسویں یہ کہ وہ شخص جو آس پاس بیٹھے ہوں اور یہ معلوم ہو کہ یہ کسی غرض سے پاس بیٹھے ہیں تو خواہ ان کے درمیان کوئی جگہ خالی بھی ہو وہاں نہ بیٹھے۔ گیارھویں یہ کہ جس مجلس میں تین آدمی ہوں وہ ایسی حالت میں آپس میں کلام نہ کریں کہ تیسرے آدمی کے دل میں وسوسہ پیدا ہو کہ یہ شاید میرے متعلق بات کرتے ہیں۔ بارھویں یہ کہ کلام ترتیب سے کریں یکدم شروع نہ کریں۔ تیرھویں یہ کہ جب کلام شروع کریں صدر کو مخاطب کریں۔ یہ مختصر نقشہ ان تمدنی احکام کا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے سامنے پیش کیا ہے یا آپؑ کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق ہم نے اسلامی تعلیم سے اخذ کیا ہے پس یہ سچا اسلامی تمدنی نقشہ ہے اور ساتھ ہی خالص احمدی نقشہ ہے۔ (احمدیت یعنی حقیقی اسلام/ انوار العلوم۔ جلد 8 /ص 288 تا 291)

حضرت مصلح موعودؓ ذیلی تنظیموں کے قیام کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ان مجالس کا قیام مَیں نے تربیت کی غرض سے کیا ہے۔ چالیس سال سے کم عمر والوں کے لیے خدام الاحمدیہ اور چالیس سال سے اوپر عمر والوں کے لیے انصار اللہ اور عورتوں کے لیے لجنہ اماء اللہ ہے۔ان مجالس پر دراصل تربیتی ذمہ داری ہے۔ یاد رکھو کہ اسلام کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک شعر لکھ رہے تھے۔ایک مصرعہ آپ نے لکھا کہ

ہر اِک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے اسی وقت آپؑ کو دوسرا مصرعہ الہام ہوا جو یہ ہے کہ اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اس الہام میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اگر جماعت تقویٰ پر قائم ہو جائے تو پھر وہ خود ہر چیز کی حفاظت کرے گا۔نہ وہ دشمن سے ذلیل ہوگی، اور نہ اسے کوئی آسمانی یا زمینی بلائیں تباہ کر سکیں گی۔اگر کوئی قوم تقویٰ پر قائم ہو جائے تو کوئی طاقت اسے مٹا نہیں سکتی...پس مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کا کام یہ ہے کہ جماعت میں تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اس کے لیے پہلی ضروری چیز ایمان بالغیب ہے۔انہیں اللہ تعالیٰ، ملائکہ، قیامت، رسولوں اور ان شاندار عظیم الشان نتائج پر جو آئندہ نکلنے والے ہیں، ایمان پیدا کرنا چاہیے۔انسان کے اندر بزدلی اور نفاق وغیرہ اسی وقت پیدا ہوتے ہیں جب دل میں ایمان بالغیب نہ ہو۔اس صورت میں انسان سمجھتا ہے کہ میرے پاس جو کچھ ہے یہ بھی اگر چلا گیا تو پھر کچھ نہ رہے گا اور اس لیے وہ قربانی کرنے سے ڈرتا ہے۔(الفضل 26/اکتوبر 1960ء)

اسی تسلسل میں حضرت مصلح موعودؓ کا مجلس انصار اللہ کے متعلق ایک اقتباس پیش خدمت ہے۔آپؓ فرماتے ہیں:

یاد رکھو تمہارا نام انصار اللہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے مددگار۔گویا تمہیں اللہ تعالیٰ کے نام کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ ازلی اور ابدی ہے۔اس لیے تم کو بھی کوشش کرنی چاہیے کہ ابدیت کے مظہر ہو جاؤ۔تم اپنے انصار ہونے کی علامت یعنی خلافت کو ہمیشہ ہمیش کے لیے قائم رکھتے چلے جاؤ اور کوشش کرو کہ یہ کام نسلاً بعد نسلٍ چلتا چلا جاوے۔(الفضل 21/مارچ 1957ء)

ایک اور موقع پر فرماتے ہیں:

''اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت کی دماغی نمائندگی انصار اللہ کرتے ہیں...جب کسی قوم کے دماغ، دل اور ہاتھ ٹھیک ہوں تو وہ قوم بھی ٹھیک ہو جاتی ہے۔پس میں پہلے تو انصار اللہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ....جماعت میں نمازوں، دعاؤں اور تعلق باللہ کو قائم رکھنا ان کا کام ہے....پس ایک طرف تو میں انصار اللہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے نمونہ سے اپنے بچوں، اپنے ہمسایہ کے بچوں اور اپنے دوستوں کے بچوں کو زندہ کریں۔(الفضل 15/دسمبر 1955ء)

اللہ ہمیشہ ہی خلافت رہے قائم احمدؑ کی جماعت میں یہ نعمت رہے قائم

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

❀❀❀❀❀